

بلا شبه اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو حق پر عمل پیرا رہے، چاہے وہ اس کیلئے باعث نقصان و مضرت ہو اور باطل کی طرف رخ نہ کرے، چاہے وہ اس کے کچھ فائدہ کا باعث ہو رہا ہو۔ تمہیں تو بھٹکایا جا رہا ہے۔ آخر قوم کہاں سے (شیطان کی راہ پر) لائے گئے ہو۔ تم اس قوم کی طرف بڑھنے کیلئے مستعد و آمادہ ہو جاؤ کہ جو حق سے منہ موڑ کر بھٹک رہی ہے کہ اسے دیکھتی ہی نہیں اور وہ بے راہ رویوں میں بہ کادیئے گئے ہیں کہ ان سے ہٹ کر سیدھی راہ پر آنا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ کتاب خدا سے الگ رہنے والے اور صحیح راستے سے ہٹ جانے والے ہیں۔

لیکن تم تو کوئی مضبوط و سیلے ہی نہیں ہو کہ تم پر بھروسہ کیا جائے اور نہ عزت کے سہارے ہو کہ تم سے وابستہ ہوا جائے۔ تم (دشمن کیلئے) جنگ کی آگ بھڑکانے کے اہل نہیں ہو۔ تم پر افسوس ہے کہ مجھے تم سے کتنی تکالیف اٹھانا پڑی ہیں۔ میں کسی دن تمہیں (دین کی امداد کیلئے) پکارتا ہوں اور کسی دن تم سے (جنگ کی) رازدارانہ باتیں کرتا ہوں، مگر تم نہ پکارنے کے وقت سچ جوانہر و اور نہ راز کی باتوں کیلئے قبل اعتماد بھائی ثابت ہوتے ہو۔

--☆☆--

خطبہ (۱۲۳)

جب مال کی تقییم میں آپ کے برابری و مساوات کا اصول برتنے پر کچھ لوگ بگاؤٹھے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم مجھ پر یہ امر عائد کرنا چاہتے ہو کہ میں جن لوگوں کا حاکم ہوں ان پر ظلم و زیادتی کر کے (کچھ لوگوں کی) امداد حاصل کروں تو خدا کی قسم! جب تک دنیا کا قصہ چلتا رہے گا اور کچھ ستارے دوسرے ستاروں کی طرف جھکتے رہیں گے، میں اس چیز کے قریب بھی نہیں پھکلوں گا۔ اگر یہ خود میرا مال ہو تا جب بھی میں اسے سب میں برابر تقسیم

إِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ كَانَ
الْعَمَلُ بِالْحَقِّ أَحَبَّ إِلَيْهِ . وَ إِنْ نَّقَصَهُ وَ
كَرِثَةً . مِنَ الْبَاطِلِ وَ إِنْ حَرَّ إِلَيْهِ فَأَئِدَّةً وَ
رَادَةً ، فَأَيْنَ يُنَتَّاهُ بِكُمْ ! وَ مِنْ أَيْنَ أُتَيْتُمْ !
إِسْتَعِدُوا لِلْمُسِيْرِ إِلَى قَوْمٍ حَيَّارِيْ عنِ
الْحَقِّ لَا يُبَصِّرُونَهُ وَ مُؤْزَعِينَ بِالْجَوْرِ
لَا يَعْدِلُونَ بِهِ ، جُفَاءً عَنِ الْكِتَابِ ،
نُكْبَ عَنِ الطَّرِيقِ .

مَا أَنْتُمْ بِوَثِيقَةٍ يُعْلَقُ بِهَا ، وَ لَا
زَوَافِرِ عِزٍّ يُعْتَصِمُ إِلَيْهَا . لَيْسَ حُشَاشُ
نَارِ الْحَرُوبِ أَنْتُمْ ! أُفِ لَكُمْ !
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْكُمْ بَزْحًا ، يَوْمًا
أَنَادِيْكُمْ وَ يَوْمًا أَنَاجِيْكُمْ ، فَلَا أَخْرَارُ
صِدْقٍ عِنْدَ النِّدَاءِ ، وَ لَا إِخْوَانٌ شَقَةٌ
عِنْدَ النَّجَاءِ !

-----☆☆-----

(۱۲۴) وَ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لَمَّا هُوَتَبَ عَلَى التَّسْوِيَةِ فِي
الْعَطَاءِ :

أَتَأْمُرُوْنِيْ أَنْ أَظْلِبَ النَّصَرَ بِالْجَوْرِ
فِيْنَ وَلِيْتُ عَلَيْهِ ! وَاللهِ ! لَا أَظْلُرُ بِهِ
مَا سَيَرَ سَيِّرِيْ ، وَ مَا أَمَرَ نَجْمِ فِي
السَّمَاءِ نَجْمًا ! لَوْ كَانَ الْمَالُ لِي
لَسَوَيْتُ بَيْنَهُمْ ، فَكَيْفَ وَ إِنَّهَا الْمَالُ

کرتا، چہ جائیکے یہ مال اللہ کا مال ہے۔

مَالُ اللّٰهِ.

دیکھو بغیر کسی حق کے دادو، ش کرنا بے اعتدالی اور فضول خربجی ہے اور یہ اپنے مرتب کو دنیا میں بلند کر دیتی ہے، لیکن آخرت میں پست کرتی ہے اور لوگوں کے اندر عزت میں اضافہ کرتی، مگر اللہ کے نزد یک ذلیل کرتی ہے۔ جو شخص بھی مال کو بغیر استحقاق کے یا نا اہل افراد کو دے گا اللہ سے ان کے شکریہ سے محروم ہی رکھے گا اور ان کی دوستی و محبت بھی دوسروں ہی کے حصہ میں جائے گی اور اگر کسی دن اس کے پیروں پھسل جائیں (یعنی فقر و تکلفتی اسے ٹھیر لے) اور اتنی امداد کا محتاج ہو جائے تو وہ اس کیلئے بہت ہی بڑے ساتھی اور کمینے دوست ثابت ہوں گے۔

--☆☆--

(۱۲۵) خطبہ

خوارج کے متعلق فرمایا

اگر تم اس خیال سے بازاً نے والے نہیں ہو کہ میں نے غلطی کی اور گمراہ ہو گیا ہوں تو میری گمراہی کی وجہ سے اُمَّتٰ مُحَمَّدٰ کے عام افراد کو کیوں گمراہ سمجھتے ہو؟ اور میری غلطی کی پاداش نہیں کیوں دیتے ہو؟ اور میرے گناہوں کے سبب سے انہیں کیوں کافر کہتے ہو؟ تواریں کندھوں پر اٹھائے ہر موقع و بے موقع جگہ پر وار کئے جا رہے ہو اور بے خطاؤں کو خطاؤ کاروں کے ساتھ ملائے دیتے ہو۔

حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول ﷺ نے جب زانی کو سنگسار کیا تو نماز جنازہ بھی اس کی پڑھی اور اس کے وارثوں کو اس کا ورثہ بھی دلوایا اور قاتل سے قصاص لیا تو اس کی میراث اس کے گھروں کو دلاتی، چور کے ہاتھ کاٹے اور زنانے غیر محسنة کے مرتب کوتا زیانے لگوائے تو اس کے ساتھ انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور انہوں نے (مسلمان ہونکی حیثیت سے) مسلمان عورتوں سے نکاح بھی کئے۔

اَلَا وَ إِنَّ إِعْطَاءَ الْمُبَالِغِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ
تَبَذِّلٌ وَ إِسْرَافٌ، وَ هُوَ يَرْفَعُ صَاحِبَهُ فِي
الدُّنْيَا وَ يَضْعُهُ فِي الْآخِرَةِ، وَ يُكْرِمُهُ فِي
النَّاسِ وَ يُهْمِنُهُ عِنْدَ اللّٰهِ، وَ لَمْ يَصُعِّ امْرُهُ
مَالَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ لَا عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ إِلَّا
حَرَمَهُ اللّٰهُ شُكْرُهُمْ وَ كَانَ لِغَيْرِهِ وُدُّهُمْ،
فَإِنْ زَلَّتْ بِهِ النَّعْلُ يَوْمًا فَأَحْتَاجَ إِلَى
مَعْوَنَتِهِمْ فَشَرَّ خَدِيْنِ وَ الْأَمْ خَلِيلِ!

-----☆☆-----

(۱۲۵) وَمِنْ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لِلْخَوَارِجِ أَيْضًا

فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَرْعُوْنَا إِلَيْنَا أَخْطَلُتُ وَ
ضَلَّلْتُ، فَلِمَ ثُضِّلُّوْنُ عَامَّةَ أُمَّةَ مُحَمَّدٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِضَلَالِيْ، وَ تَأْخُذُونَهُمْ بِخَطْئِيْ، وَ
تُكَفِّرُوْنَهُمْ بِدُنُوْنِيْ! سُيُوفُكُمْ عَلَى
عَوَاتِقِكُمْ تَضَعُوْتَهَا مَوَاضِعَ الْبُزُّءِ وَ السُّقْمِ،
وَ تَخْلِطُونَ مَنْ أَذْنَبَ بِمَنْ لَمْ يُذْنِبْ.

وَ قُدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
رَحْمَمِ الرَّازِيِّ الْمُحْسِنِ، ثُمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ثُمَّ وَرَثَهُ أَهْلَهُ، وَ قَتَلَ الْقَاتِلَ وَ
وَرَثَ مِيرَاَثَهُ أَهْلَهُ، وَ قَطَعَ السَّارِقَ
وَ جَلَدَ الرَّازِيَ غَيْرَ الْمُحْسِنِ ثُمَّ
فَسَمَ عَلَيْهِمَا مِنَ الْفُعُّ وَ نَكَحَا